



## سوال

(101) لڑکی کی رضامندی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر ممالک میں یہ مروج ہے کہ کسی بالغ لڑکی کی شادی پانچھ سال کے نابالغ لڑکے کے ساتھ کر دی جاتی ہے اور اس لڑکی سے اس کے متعلق کچھ بھی پوچھا نہیں جاتا۔ بالآخر وہ لڑکی یا تو خودکشی کا ارتکاب کر بیٹھتی ہے یا چھپ چھپا کر بدکاری کی مرتکب ہوتی ہے، کیا مذکورہ فعل (یعنی رشتہ داروں کا لڑکی کا نابالغ لڑکے کے ساتھ اس کی اجازت و مرضی کے بغیر نکاح کرنا شریعت اسلامی کی نظر میں جائز ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام سراسر ظلم اور نا انصافی ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی یاد ہے اسلامی شریعت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اسلام سے پہلے عرب کے جہال میں اس طرح کے ظلم ہوا کرتے تھے اور اس طرح کی جاہلیت کی رسوم و رواج چلتی رہتی تھیں عورتوں کو ذرہ برابر عزت و احترام حاصل نہ تھا بلکہ انہیں جانوروں سے بھی کم تر سمجھا جاتا تھا انہیں بولنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔

گویا انہیں انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا مگر اسلام کے آنے کے بعد ان کی حالت بتدریج سدھرنے لگی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انسانی صفت میں جگہ دی بلکہ انہیں انسانی زندگی نصیب قرار دیا گیا اور قرآن حکیم نے اعلان کیا کہ:

وَلَمَنْ مِثْلَ الَّذِي عَلَيْنَ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة: ۲۲۸)

”یعنی جس طرح ان کے اوپر مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح مردوں پر ان کے حقوق ہیں۔“

اس آیت کریمہ نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ان کے حقوق دلوانے اور قرآن کریم میں کئی مقامات پر عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ نا انصافی نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور جناب

رسول اکرم ﷺ نے بھی اس سلسلہ میں کافی اصلاحی اقدام اٹھائے نکاح کے سلسلہ میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”ورثاء کی مرضی کے ساتھ ساتھ جس عورت کا نکاح کیا جائے اس کی اذن و اجازت و رضاء معلوم کی جائے۔“



آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

”ہر عورت سے اس کی اذن معلوم کرنا ضروری ہے، یعنی (کنواری ہو یا بیوہ باقی آپ نے فرمایا کہ بیوہ کو تو زبان کے ساتھ اپنی رضا بتانی ہے اور اگر کنواری ہے تو اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔“

بہر حال کنواری سے پوچھنا بھی ضروری ہے اور اگر پوچھنے پر انکار کر دے تو اس کا نکاح ہرگز نہیں ہوگا۔ خواہ اس کے والدین کی رضا بھی ہو تب بھی نکاح نہیں ہوگا۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ میرے والد نے میرا نکاح ایسے شخص سے کروایا ہے جس کے ساتھ نکاح کرنے میں میں راضی نہیں ہوں بلکہ اسے ناپسند کرتی ہوں اس کی یہ بات سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو یہ نکاح برقرار رکھنا نہیں چاہتی تو تو آزاد ہو سکتی ہے اس پر اس عورت نے کہا اب جب میرے والد نے یہ کام کر دیا ہے تو میں بھی اسے برقرار رکھتی ہوں لیکن مجھے دیکھنا یہ تھا کہ عورتوں کو بھی کچھ حق حاصل ہے یا نہیں؟

بہر حال اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اگر عورت راضی نہیں تو وہ نکاح ہی باطل ہے، اگرچہ وہ نکاح والد ہی کیوں نہ کروائے۔ بہر حال یہ رواج قطعاً غلط ہے اور عورت پر شدید ظلم و جبر بھی ہے اور عورت کی رضا کے بغیر اس طرح کا نکاح قطعاً باطل ہے۔ لہذا ایسے ظلم کو بیک قلم و زبان بند کرنا چاہئے شریعت اسلامیہ ایسے مظالم کی ہرگز اجازت نہیں دیتی یہ جاہلیت کی رسوم ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہئے ورنہ اس کے بہت بڑے نتائج نکلیں گے ان کے ذمے دار بھی یہی لوگ ہوں گے اور اللہ کے نزدیک ان کا بہت سخت سزاؤں کا محاسبہ ہوگا۔

حدیث احمدی والندرا علم بالصواب

## فتاویٰ راشدہ

صفحہ نمبر 443

محدث فتویٰ